نعت رسولِ مقبولؐ

ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربیؐ
ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربیؐ
نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ ہے
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربیؐ
ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربیؐ
اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کردیں مرِا ارمان رسولِ عربیؐ
نعت لکھنے کی مجھے بھی نقی توفیق ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربیؐ

منقبت ۔ عونؑ و محمدؑ

کردے عطا مِرے خدا، آج کے دن کی شام دو
کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو
منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امامؑ دو
دین بچانے کیلئے، جان لٹائی دونوں نے
کرگئے نبیوںؑ سے بڑے، زینبؑ کے بیٹے کام دو
مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالا ہے لیکے گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امامؑ دو
عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو
سیرت وشکل و بندگی، رعب وجلال وحوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبؑ کے لالہ فام دو
ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو
تیر وتبر کی شاہؑ کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے ہیں، قتل کو ساتھ نام دو
شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہوگئی
کرگئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو
دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کرگئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو
ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو
جذبۂ عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو نقی سلام دو

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

سلام ۔ عونؑ و محمدؑ

میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و محمدؑ
دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ
بن کر سرِ میدان جریؑ عونؑ و محمدؑ
دشمن کئے فی النار کئی عونؑ و محمدؑ
اک بات ہے زینبؑ نے کہی عونؑ و محمدؑ
ہاں مثلِ علیؑ تیغ چلی عونؑ و محمدؑ
جاں کھلتے ہوئے قاسمؑ و اکبرؑ نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عونؑ و محمدؑ
سب دیکھ کے پیکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جریؑ عونؑ و محمدؑ
ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبرؑ کبھی شبیرؑ کبھی عونؑ و محمدؑ
شاید انھیں شبرؑ نے ہی تیّار کیا ہے
جو بن گئے میداں میں علیؑ عونؑ و محمدؑ
غازیؑ سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں زینبؑ
تم دونوں پہ میں صدقہ گئی عونؑ و محمدؑ
بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عونؑ و محمدؑ
لینے کو چلے حضرتِ قاسمؑ کا یہ بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی عونؑ و محمدؑ
لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہہ دیں ہیں علیؑ عونؑ و محمدؑ
بس مدحتِ زینبؑ میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سن نے نقی عونؑ و محمدؑ

منقبت

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر
اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر
آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہؑ و حسن سبز قباؑ کی خاطر
آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہراؑ پہ نبیؐ
چادرِ فاطمہ زہراؑ سے شفا کی خاطر
جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن
آ گیا زیرِ علم میں تو ہوا کی خاطر
مصطفیٰؐ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقی، فاطمہ زہراؑ کی رضا کی خاطر

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

منقبت امام زمانہؑ

العجل کی دعا پکار میں ہے
فاطمہ زہراؑ انتظار میں ہے

جو بھکاری حسنؑ کے لعل کا ہے
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولاؑ آیا نہیں جواب ترا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیرؑ کا حبیبؑ ہے جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہہ دیں فوج میں مولاؑ
نام تیرا نقی شمار میں ہے

منقبت امامِ زمانہؑ

منافقوں پہ کریں گے وہ آ کے وار بہت
علیؑ کی مثل چلائیں گے ذوالفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہؑ کا انتظار بہت

بتولؑ، شبرؑ و سجادؑ، باقرؑ و جعفرؑ
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسیں مزار بہت

امامِ عصرؑ کے آنے کے احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مِری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مِرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپؑ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہوگیا ہے آپؑ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہراؑ کے پھول کھلنے لگے
نقی ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت

سلام

آج یوں اہلِ عزا رونے لگے
آج شاہِ کربلاؑ رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰؑ رونے لگے

فاطمہؑ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خداؑ رونے لگے

قبرِ زہراؑ و حسنؑ کو دیکھ کر
یا الٰہی مصطفیٰؐ رونے لگے

ظلم کتنا بنتِ احمدؐ پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاؑ رونے لگے

جب نقی شہہؑ کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰؑ بے انتہا رونے لگے

سلام حضرت قاسمؑ

جاکے میدان میں کیا حال کیا قاسمؑ نے
خون سے شامیوں کو لال کیا قاسمؑ نے
مرتضیٰؑ، مجتبیٰؑ غازیؑ کی دکھا کر ہیبت
کیا عیاں سورہء زلزال کیا قاسمؑ نے
بابا شبرؑ نے جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہے ڈھال کیا قاسمؑ نے
آکے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے
جیسے مرحب کا کیا شیرِ خداؑ نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے
عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینے میں بال کیا قاسمؑ نے
آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے
ہوکے پامال رہِ دینِ محمدؐ میں نقی
لاشِ بیعت کو ہے پامال کیا قاسمؑ نے

منقبت

جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہوگی
اسے حسینؑ نے اولاد بخش دی ہوگی
دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہوگی تیرا شی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشنی ہوگی
قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارے
جناں میں حضرتِ حرؑ کی جو حاضری ہوگی
کبھی نماز میں لیکر علیؑ کا نام بھی دیکھ
تری نماز میں کچھ اور دلکشی ہوگی
ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہہِ دینؑ جو سجی ہوگی
خدا نے جس سے لئے بال و پر نقی اس کو
حسینؑ ابن ِ علیؑ نے اڑان دی ہوگی

سلام ۔ بی بی زینبؑ

ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینبؑ
ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینبؑ
گئیں مدینہ سے کہتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثار ہے زینبؑ
علیؑ کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علیؑ کی بیٹی ہے عالی وقار ہے زینبؑ

تمام گھر ہی لٹایا ہے تونے اس کے لئے
نبیؐ کا دین ترا قرضدار ہے زینب
ہر ایک دل میں بھی تعمیر کردیا تونے
جو شہہؑ کا کرب و بلا میں مزار ہے زینبؑ
زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیرؑ
یوں شہہؑ کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینبؑ
ہیں پھول قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و اکبرؑ
چمن حسینؑ ہیں اور تو بہار ہے زینبؑ
حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہوئے ہیں زینتِ عب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینبؑ
علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو چین سرورؑ کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار ہے زینبؑ
پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہے زینبؑ
وہ انبیاؑ ہوں کہ آیات یا فرشتے ہوں
تمھارے در پہ ہر اک کی قطار ہے زینبؑ
بس اک اشارے سے ہر چیز ہوگئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہے زینبؑ
بغیر خون خرابے کے مر گیا ہے یزید
ترے عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینبؑ
نقیؔ چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینبؑ

سلام

غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی
وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی
ڈال کر قید میں اُنؑ کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدرؑ سے خطابت نہیں ہونے والی
بولے زینبؑ سے کہ مجلس نہیں ہوگی شہہؑ کی
اتنی کم ظرف کی جرئت نہیں ہونے والی
ثانیِ زہراؑ علاوہ ترے دنیا میں کبھی
طرزِ حیدرؑ میں خطابت نہیں ہونے والی
یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے نقیؔ
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ہونے والی

سلام ۔ بی بی زینبؑ

صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہراؑ
جو لکھیں گئیں شہہؑ کی ثنا ثانیِ زہراؑ
دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہراؑ
یاد آنے لگے شیرِ خدا ثانیِ زہراؑ

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہراؑ
شبیرؑ پہ سو بار فدا ثانیِ زہراؑ

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہراؑ
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہراؑ

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہراؑ
بیدینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہراؑ

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیرؑ کی خاطر
کی مجلسِ شبیرؑ بپا ثانیِ زہراؑ

انداز میں حیدرؑ کے ہے کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہراؑ

تھا شبرؑ و زہراؑ کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا ہے
ہیں مثلِ حسنِ سبز قباؑ ثانیِ زہراؑ

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہراؑ

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہراؑ

دیتے ہیں دعا کہہ کے یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرا ثانیِ زہراؑ

سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو ترا ثانیِ زہراؑ

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہراؑ

ہاں آپؑ سے ہی امر میں اسلام کے شہہؑ بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہراؑ

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہراؑ

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہراؑ

اللہ ری زینبؑ کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب انؑ کو ملا ثانیِ زہراؑ

سجادؑ نے دادا کی جھلک آپؑ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہراؑ

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہراؑ سے ملی ہے
عباسؑ نے پاء جو وفا ثانیِ زہراؑ

وعدہ تھا نبیؐ سے کیا شبیرؑ نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خود بن کے اسیر آپؑ نے زندان میں آکے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہراؑ

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی روشن
شبیرؑ کی مجلس کا دیا ثانیِ زہراؑ
آ جائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہراؑ
یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر ترا خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہراؑ
شبیرؑ کا خوں جب سے بہا کرب و بلا میں
وہ خاک ہوء خاکِ شفا ثانیِ زہراؑ
خطبوں سے کریں کفر کو بیجان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہداؑ ثانیِ زہراؑ
جو آپؑ کو اور حضرت ِ سجادؑ کو دیکھا
باقرؑ نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہراؑ
عاشور کے دن خیمہء شبیرؑ کے نزدیک
غازیؑ کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہراؑ
پرداخت یہاں حیدرؑ و جعفرؑ کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہراؑ
سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہہؑ نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہراؑ
حیدرؑ نے یہ زینبؑ سے کہا تھا نقی اک دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہراؑ

سلام اصحابِ حسینؑ

خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں
یہ کام صرف ہمارے امامؑ کرتے ہیں
دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسینؑ
شہید ہو کے سناں پہ کلام کرتے ہیں
یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدؑ سے شبیرؑ
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں
ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حرؑ کو علیہ السلام کرتے ہیں
جو خط حسینؑ نے بھیجا ہے کھول کر پڑھئے
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں
گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جونؑ کا بالا مقام کرتے ہیں
خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کرتے تھے
حسینؑ نیزے پہ آ کر کلام کرتے ہیں
یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیرؑ
نبیؐ کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں
حسنؑ کا نام پکارا نہیں ازل سے نقی
حسینؑ بھاء کا یوں احترام کرتے ہیں

منقبت ۔ بی بی زینبؑ

دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی
بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعدِ زہراؑ
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ملنے والی

آ گئی شام میں عباسؑ کی ہمشیر، یزید
اب تری لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہیئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی

تجھ کو بی بیؑ ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوںؑ کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

زینتِ اب ہیں یہ حسنینؑ کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تا حشر نقی
جیسی زینبؑ نے کی محنت، نہیں ملنے والی

سلام امام موسیٰ کاظمؑ

علم دنیا کو دیا ہے قید میں
علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپؑ سے ہاں رابطہ ہے قید میں
حضرتِ بہلولؒ کا ہے قید میں

راہِ حق پر لیکے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں

مثلِ سجادؑ آپؑ نے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظمؑ پر ہوئے ہیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں

مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰؑ کی یاد آئی ہے نقی
زہر انؑ کو جب دیا ہے قید میں

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

سلام بی بی سکینہؑ

کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰؑ سکینہؑ ہیں
مثلِ ثانیِ زہراؑ فاطمہؑ سکینہؑ ہیں
آ کے نیزے پر سرورؑ جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیں کی سانسوں کا سلسلہ سکینہؑ ہیں
ساتھ میں تمھارے ہی شام تک چلے باقرؑ
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہؑ ہیں
خضرؑ اور عیسیٰؑ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمھاری وہ لکھتے کیا سکینہؑ ہیں
بولتے نقیؔ دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰؐ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہؑ ہیں

سلام بی بی سکینہؑ

کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہؑ
کافی ہے یہی دوسری زہراؑ ہے سکینہؑ
شبیرؑ کا دل جس سے دھڑکتا ہے شب و روز
شبیرؑ پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہؑ
آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہہؑ کی
بستر ترا شبیرؑ کا سینہ ہے سکینہؑ
کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آ کر
اک پنجہ جو غازیؑ کے علم کا ہے سکینہؑ
منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا ترا بازار میں پردہ ہے سکینہؑ
زہراؑ کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہے گی
آخر تمھیں زینبؑ نے جو پالا ہے سکینہؑ
مانگا ہے نقیؔ شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیرؑ کی کیا کیا ہے سکینہؑ

سلام ۔ بی بی زینبؑ

سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے
دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینبؑ نے
یزیدی شام کے دربار میں سب ہو گئے گونگے
کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے
سنا کے لہجہء شیرِ خداؑ میں شام میں خطبے
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے
جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبے سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے
ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے
علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے
حسینؑ وقاسمؑ وعباسؑ واکبرؑ آئے ہیں اس میں
کیا شعبان کا ایسے نقیؔ آغاز زینبؑ نے

منقبت

قدم با قدم ہم ارم دیکھتے ہیں
نقیؑ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں
نقیؔ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد نقیؑ کے کرم دیکھتے ہیں
لگا، ہوگیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد نقیؑ کا حرم دیکھتے ہیں
ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں
ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولاؑ
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں
نقیؑ کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں
علیؑ کا وہ گھر ہے جہاں پہ نقیؔ ہم
محمدؐ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

سلام ۔ شہزادہ علی اصغرؑ

ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا
رن میں بے شیرؑ نے حملہ نیا ایجاد کیا
شاہؑ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپؑ مگر
آپ نے حملہ بڑا اصغرِ ناشادؑ کیا
آ کے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بیشیرؑ نے شبرؑ کو بہت یاد کیا
طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغرؑ
آپؑ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا
لیکے اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا
ہوکے قربان رہِ شاہؑ میں اصغرؑ نے نقیؔ
حیدرؑ و فاطمہ زہراؑ کو بہت شاد کیا

منقبت ۔ امام علی نقیؑ

مرتضیٰؑ کی جان ہیں مولا نقیؑ
یوں مِرا ایمان ہیں مولا نقیؑ
دیکھ لو قرآن یا انؑ کو دیکھ لو
ناطقی قرآن ہیں مولا نقیؑ

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰؑ کی شان ہیں مولا نقیؑ
جس میں سب قرآں سمٹ کر آ گئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقیؑ
جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقیؑ
ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقیؑ
اے خدا تو ہی نقیؔ کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقیؑ

منقبت امام جعفر صادقؑ

نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ
نبیؐ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ
ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مِری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ
ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ
ہزاروں لوگ مسلماں کئے ہیں مولاؑ نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ
ہوا ہے آج کے دن آپؑ اور نبیؐ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ
نقیؔ، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ

منقبت امام علیؑ

شیرِ خداؑ کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی
عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی
روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی
آنے پہ مرتضیٰؑ کے ہے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی
آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نام ِ علیؑ پکار کے نادِ علیؑ پڑھی گئی
اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیِ مرتضیٰؑ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی
جذبہء عشقِ مرتضیٰؑ، میثمؑ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار وہ مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی
کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰؑ
تب علیؑ والوں سے نقیؔ سانس تلک نہ لی گئی

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

منقبت امام محمد باقرؑ

وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ
حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ
داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ
جیسے حیدرؑ کی دعا ہیں عباسؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ
ہیں علیؑ باپ، محمدؐ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ
جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ
آپؑ پہ آپؑ کے اجداد پہ بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ
انؑ کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ
ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ
میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقی
جب مِرے راہنما ہیں باقرؑ

سلام امام سجادؑ

کرلیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے
پھر بھی ہوں گے نہیں عابدؑ کے برابر سجدے
شہہؑ نے مقتل میں کئے جو تہہِ خنجر سجدے
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدے
نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے
تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرورؑ سجدے
جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے
ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات انؑ کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدے
دہر میں آتے ہی عابدؑ نے کئے ہوں گے نقی
جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آ کر سجدے

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

مرتبے یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ
آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ
مصطفیٰؐ جس در پہ آ کے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰؑ
پاسبانِ مصطفیٰؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ
انؑ کو تو اُمِ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچیۓ کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ
مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ و مجتبیٰؑ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ
جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپؑ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ
کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا ہے وہ
اے نقی جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ

منقبت

لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو
تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو
پکارا جب سے ہم نے نامِ حیدرؑ
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو
بِنا حُبِ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو
حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کر کے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو
علیؑ کے بن علیؑ کی آل کے بن
جیۓ جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو
وہ دستر خوان پر مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلّت ہے؟ نہیں تو
اُنھیں اصغرؑ ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو
اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدرؑ
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو
نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے
یہ کوء کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو
اندھیرا قید خانہ اور سجدے
کہیں عابدؑ سی ہمّت ہے؟ نہیں تو
جلاتے ہیں درِ زہراؑ مسلماں
نبیؐ سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو
نقی احساں نہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

منقبت عیدِ شجاع

یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو
کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختارؓ حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہہِ کربلاؑ مبارک ہو

ہے تاج پوشیء مہدیؑ کہا کسی نے یہ جب
زباں سے نکلا ہے بیساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

جو تاج پوشیء مہدیؑ ہوئی تو بولیں بتولؑ
اک اور لعل ہے مولا بنا مبارک ہو

ہے دن حسین بہت آج کا تقی نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

منقبت

تم قرارِ قلبِ زہراؑ کا قرار
تم سے ماتم دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عونؑ و محمدؑ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتی ہے پکار

لاڈلے زینبؑ کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار

کررہا ہے آج سجدہ جو کوئی
ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر تقی
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار

منقبت امام حسن عسکریؑ

مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکریؑ
ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکریؑ

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکریؑ

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکریؑ

دہر میں جب آپ آ ئے تب نقیؑ نے یہ کہا
آ گئے پھر سے حسنؑ دنیا میں بن کر عسکریؑ
کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آپکی اس دل کے اندر عسکریؑ
عسکریؑ کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقی
رہ چکے ہیں بارہویں رہبرؑ کے رہبر عسکریؑ

منقبت امام حسن عسکریؑ

نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکریؑ
دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکریؑ
قرآں سمجھنا ہوگیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکریؑ
روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کے سامنے
ہوجائیں گے قبول سب ارمان عسکریؑ
آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آگئے
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکریؑ
دربان اپنے در کا بنادیجئے امامؑ
یہ کیجیئے فقیر پہ احسان عسکریؑ
وارث ہیں آپ احمدِ مرسلؐ کے یا امامؑ
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکریؑ

کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکریؑ
ہوجائیں خوش نقی سے امامؑ اور پنجتنؑ
کچھ عطا کی مجھ پہ وہ باران عسکریؑ

منقبت شہزادہ علی اکبرؑ

زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبرؑ
کہ آپؑ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبرؑ
ہے پالا شاہؑ نے قاسمؑ کو اپنی گود میں اور
حسنؑ کی گود میں تو ہے پلا علی اکبرؑ
شجاعتیں تیری حیدرؑ سے ملتی ہیں لیکن
نبیؑ سے حُسن ہے ملتا ترا علی اکبرؑ
جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسولؐ کبھی مرتضیٰؑ علی اکبرؑ
جو دیکھا آپ کو کہتے ہیں رشک سے یوسفؑ
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبرؑ
ہے چہرا ہوبہو میرے رسولؐ کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبرؑ
علیؑ نے دے کے دعا سب عطا کیا ہے نقی
قصیدہ لکھنا تھا عنوان تھا علی اکبرؑ

منقبت امام حسنؑ

کیا کام عجب کر گیا پیغام حسنؑ کا
لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسنؑ کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسنؑ کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریر لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا

جنت سے سرِ حشر نہیں ہوگا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا

زہراؑ کی نقی یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا

منقبت امام حسنؑ

مولا حسنؑ کا صدقہ ہے جو جاں بدن میں ہے
خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰؑ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئے سننے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰؑ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہراؑ کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرے
شاعر جو اہلِبیتؑ کا ہے اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطے سے دعا جب کروں نقی
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے

منقبت امام علی رضاؑ

زباں پہ آ گیا جس دم تمھارا نام رضاؑ
دیا ہے زہراؑ نے انعام یا امام رضاؑ

تمھارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضاؑ

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضاؑ
ہر اک وطن میں رہے گی علیؑ علیؑ کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضاؑ
کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضاؑ
دعائے سیدہؑ پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضاؑ
ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنالیں مجھے امام رضاؑ
تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضاؑ
جناں تو مجھ پہ نقی ہوگئی ہے اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضاؑ

سلام امام حسنؑ

حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریرِ حسنؑ
شام میں پوری کی زینبؑ نے وہ تقریرِ حسنؑ
نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیرؑ حسنؑ
لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بیشیرؑ حسنؑ
آپ کے حضرتِ عباسؑ بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیرِ حسنؑ
پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ ترے مارے گئے تیر حسنؑ
پھر جو لوٹا تھا جنازہ ترا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیرؑ حسنؑ
ابنِ زہراؑ کو نقی، کرکے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسنؑ

منقبت شہزادہ قاسمؑ

دیکھو بالکل ہے مرتضیٰؑ قاسمؑ
حق ادا تم نے کردیا قاسمؑ
شام والوں پہ چھا گیا قاسمؑ
ایسے عباسؑ بن گیا قاسمؑ
ہوکے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسمؑ
بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دیدیا قاسمؑ

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

خوش ہوئے مجتبیٰؑ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسمؑ
لکھے اشعار مدحِ قاسمؑ میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسمؑ
لکھنے بیٹھا نقی تو مولاؑ نے
کام آسان کردیا قاسمؑ

منقبت مولا علیؑ

حیدرؑ نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا
میں نے کبھی علیؑ کو بلانا نہیں چھوڑا
خیبر میں آگئے ہیں مدد کو رسولؐ کی
حیدر نے تو نبیؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا
بچ کر علیؑ کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا
مولاؑ کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی
جس نے علیؑ کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا
حیدرؑ کی مدح کی ہے تو شاعر بنا دیا
کرنا نقی نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

سلام امام حسینؑ

راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسینؑ
آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبرؐ حسینؑ
مصطفیٰؐ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبرؑ حسینؑ
کرتی ہے شانِ حدیثِ مِنّیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبرؐ سے اور تجھ سے ہیں پیغمبرؐ حسینؑ
کس طرح ہوگی جناں میں جانے کی خواہش مجھے
جب عزا خانہ سجا ہے آپ کا گھر پر حسینؑ
آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستّر وہاں جاکر حسینؑ
چاہیے جو کچھ جسے آجائے انؑ کے در پہ وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر حسینؑ
تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں تمھیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر حسینؑ
قتل بھائی ہوگیا خیمے جلے چادر لٹی
ہوگیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسینؑ
ثانیء زہراؑ نے پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈ نے نکلی سکینہؑ تربتِ اصغرؑ حسینؑ
بین وہ منظر نقی کیسے کرے گا جس گھڑی
مرتضیٰؑ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسینؑ

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

سلام امام حسینؑ

گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے
ہمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے
مومن شہید ہوکے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آکے سنا دی حسینؑ نے
مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے
حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹا دی حسینؑ نے
اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے
اصغرؑ مدد کو آگئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے
محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی نقیؔ
چادر ہمارے سر پہ اڑھا دی حسین نے

رباعیات و قطعات

مرا مرتبہ یوں بڑھائیں محمد
گدا اپنے در کا بنائیں محمد
انھیں مانتے ہو خلیفہ، ہو لعنت
جنھیں بزم سے خود اٹھائیں محمد

تیرا رجب کو بولے خدا کے رسولؐ یہ
آمد جہان میں مِرے مشکل کشاؑ کی ہے
کھُلنے لگی ہے کعبے کی دیوار اب نقیؔ
آمد یہاں پہ یعنی کہ شیرِ خداؑ کی ہے

مولا نقیؑ کے ہم پہ یہ احسان ہو گئے
مولا علیؑ کے ہم بھی ثنا خوان ہو گئے
تصویر کا جو شیر تھا، دشمن کو کھا گیا
یہ دیکھ کر تو موسیٰؑ بھی حیران ہو گئے

تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ دردر جنت
ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت
ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج
بیچی بہلولؒ نے دنیا کو، بنا کر جنت

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

رباعیات و قطعات

یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو
کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو
مدحت میں علیؑ کی نہ ہو کیسے مصروف
مجلس سے ہے خود خلد نے پائی خوشبو

کرتے ہیں مدد جو مِری ہر وقت نقی
زینبؑ کے پسر ہیں وہ مِرے جد دو ہیں
نو لاکھ ہیں پر بھاگتے رہتے ہیں وہ
لڑنے کے لئے عونؑ و محمدؑ دو ہیں

یثرب میں حسنؑ مولا کی غربت دیکھو
بے سایہ وہاں آقاؑ کی تربت دیکھو
مولاؑ کے جنازے پہ بھی مارے گئے تیر
کیسی ہے پیمبرؐ کی یہ اُمّت دیکھو

دوش پہ احمد ِ مرسلؐ کے جو آتے ہیں حسنؑ
دہر کے سارے نظاموں کو چلاتے ہیں حسنؑ
جنگ ہے قاسمؑ و اکبرؑ نے جریؑ سے سیکھی
اور غازیؑ کو وغا کرنا سکھاتے ہیں حسنؑ

جو آپؑ کہتے ہیں قرآں میں ہوتا ہے تحریر
لکھی ہے یعنی کہ قرآں میں آپؑ کی عظمت
ہیں بیشمار تو بیٹے کی عظمتیں اے نقی
خدا ہی جانے کہ کیا ہوگی باپؑ کی عظمت

کتابِ حق کی زباں میں بیان لکھا ہے
علیؑ کے بابا کو ایماں کی شان لکھا ہے
جو آپؑ ہوتے نہیں، ہوتا ہی نہیں قرآں
جبھی تو آپؑ کو قرآں کی جان لکھا ہے

مصطفیٰؐ کی نعت لکھتا ہوں نقی
حضرتِ عمرانؑ کا شاعر ہوں میں
جب سے کی میں نے ابوطالبؑ کی مدح
ہر مسلماں کہتا ہے کافر ہوں میں

ہے قصیدہ یہ ان کی شان میں جو
جنگ سے بھاگ کر ہی آئے ہیں
قبر کانٹوں سے بھر گئی ہوگی
وہ سقیفہ میں گل کھلائے ہیں

مجھے یوں ہوگیا ایقان، آگئے حیدرؑ
جو آئی کعبے پہ مسکان، آگئے حیدرؑ
سجا کے چہرے پہ اپنے خوشی نقیؔ نقوی
رسولؐ بولے چچا جان، آگئے حیدرؑ

رسولؐ کو جو بلایا گیا سرِ معراج
ہے نورِ زہراؑ نبیؐ کو ملا سرِ معراج
کلام احمدِ مرسلؐ سے کون کرتا تھا
خدا کا شیرؑ تھا یا تھا خدا سرِ معراج

میں کس طرح سے بتاؤں کہاں ہیں بنتِ اسدؑ
جہاں علیؑ کا جھکے سر وہاں ہیں بنتِ اسدؑ
ہیں بنتِ مصطفیؐ گیارہ اماموںؑ کی مادر
سو آپ بارہ اماموںؑ کی ماں ہیں بنتِ اسدؑ

ہے کتنی بلندی پر اقبال خدیجہؑ کا
اونچا ہے فلک سے بھی سسرال خدیجہؑ کا
اسلام کو رکھے ہیں صدیوں سے نقیؔ زندہ
محنت ابوطالبؑ کی اور مال خدیجہؑ کا

سلام حضرت حرؑ

انصار شہہؑ کے کہتے ہیں تم کو سلام حرؑ
لمحوں میں ہوگئے ہو علیہ السلام حرؑ
اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہؑ کے
کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام حرؑ
اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب نبیؐ
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام حرؑ
ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آگئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام حرؑ
جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امامؑ، حرؑ
پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقیؑ تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام حرؑ
کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیام حرؑ
سب انبیاؑ کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام حرؑ
عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام حرؑ
دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر نقیؔ
آ کر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حرؑ

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

سلام امام سجادؑ

ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجادؑ
مظلومی میں بھی حیدرِ کرارؑ ہیں سجادؑ

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیرؑ پہ جاں دینے کو تیّار ہیں سجادؑ

جب آپؑ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپؑ کے تلوار ہیں سجادؑ

کی مجلسِ شبیرؑ بپا شام میں جاکر
پہلے شہِ والاؑ کے عزادار ہیں سجادؑ

جو شام گیا لیکے انھیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجادؑ

مولاؑ نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجادؑ

کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدہ یہ پکارا مرے سردار ہیں سجادؑ

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقی کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار ہیں سجادؑ

سلام غازی عباسؑ علمدار

کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے عباسؑ
ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے عباسؑ

فاطمہ زہراؑ نے جب کہہ دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے عباسؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے عباسؑ

شور میداں میں ہوا آگئے شیرِ خالقؑ
تھامے تلوار جو صفین میں آئے عباسؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
ذاکرِ سبطِ نبیؐ اور گدائے عباسؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر ترے پرچم کے ہیں سائے عباسؑ

کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے عباسؑ

شاہؑ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر نقی
جام کوثر کا پلانے مجھے آئے عباسؑ

منقبت مولا علیؑ

آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علیؑ علیؑ
اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علیؑ علیؑ
سمجھے تھے تم کہ کر کے دھاکہ ڈراؤ گے
مولا مِرا ہے فاتحِ خیبر علیؑ علیؑ
فرمانِ مصطفیٰؐ ہے یہ دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علیؑ علیؑ
حسنینؑ کے ہیں بابا یہ غازیؑ کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے مونس و یاور علیؑ علیؑ
مدحِ علیؑ کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیٰؐ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علیؑ علیؑ
مدحت علیؑ کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسولؐ نے کیا گھر گھر علیؑ علیؑ
جھولے میں چیرا کلّہ ء اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علیؑ علیؑ
خیبر کی جنگ نے نقیؔ ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبرؐ علیؑ علیؑ

سلام غازی عباس علمدارؑ

روانہ نہر سے جب شہہؑ کے جاں نثار ہوئے
تو چاروں سمت سے عباسؑ پر ہیں وار ہوئے
لگا جو گرزِ گراں آہ سر پہ غازیؑ کے
ندا حسینؑ کو دی آقا ہم نثار ہوئے
دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازیؑ پہ بار بار ہوئے
علیؑ کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے
چھدی جو مشکِ سکینہؑ تو رو دیئے سقہ
بہا جو پانی تو عباسؑ اشک بار ہوئے
ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازیؑ کے
تو اس گھڑی شہہِ مظلومؑ بیقرار ہوئے
نقیؔ حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؑ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

سلام شہزادہ علی اکبرؑ

اس پہ تو مہربان ہے اکبرؑ
کہ نقیؔ مدح خوان ہے اکبرؑ
وہ وطن میں سنی ہے صغریٰؑ نے
تم نے دی جو اذان ہے اکبرؑ

اذن تجھ کو حسینؑ دیں کیسے
تو تو زینبؑ کی جان ہے اکبرؑ
وِرثہ شہہؑ کا گیا ترے غم میں
تُو شہہِ دیںؑ کا مان ہے اکبرؑ

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغرؑ نے
ظلم کو کردیا مردار علی اصغرؑ نے
نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے
حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرارؑ علی اصغرؑ نے
اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے
خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کیئے بیکار علی اصغرؑ نے
مدح خوانی کیلئے تجھ کو نقی بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے

سلام حبیب ابنِ مظاہرؑ

خلدِ بریں ہے ایسے کمائی حبیبؑ نے
دوبار شہہؑ پہ جان لٹائی حبیبؑ نے
دنیا میں منزلت وہ کوئی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائی حبیبؑ نے
میثمؓ علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائی حبیبؑ نے
اللہ کے حبیبؐ سے پائی ہے داد یوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائی حبیبؑ نے
جنگِ حبیبؑ دیکھ کہ مہدیؑ نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیبؑ نے
شہہؑ نے نقی حبیبؑ کو خط سے بلایا ہے
عزت زیادہ سب سے ہے پائی حبیبؑ نے

منقبت

موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا
لکھنے لگا ہوں پھر سیقصیدہ غدیر کا
بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہوگا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا
حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
ہوگا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا
چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا
مجھ کو مقصرین کی پہچان ہوگئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا
اہلِ سقیفہ چہرہ چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقعہ چھیڑا غدیر کا
اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقی کو یاد جب آیا غدیر کا

منقبت اعلانِ غدیر

آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسیں اعلان ہے
بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احسان ہے
ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے
بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے
حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰؑ مولا بنے
جو انھیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے
آؤ سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے
ہے علیؑ دنیا کا مولا اور ہے بھائی مِرا
دو جہاں میں یہ رسولِ پاکؐ کا فرمان ہے
منقبت لکھتے جو رہتے ہو علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے نقی، مہدیؑ کا یہ احسان ہے

منقبت

سن کے پیغمبرؐ سے اعلانِ غدیر
لکھّیں گے سلمانؓ دیوانِ غدیر
تاج پوشی ہے علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر
چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر
ساتھ آئے ہیں بہتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر
جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر
آگئی بلغ کی آیت اے رسولؐ
عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر

مانتا ہے وہ نبیؐ جو بولیں گے
ہیں نبیؐ اس وقت سلطانِ غدیر
جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانِ غدیر
خوش دیکھیں گے بوذرؓ و سلمانؓ نقیؔ
مرتضیٰؑ ہونگے جو عنوانِ غدیر

سلام امام حسینؑ

نہیں ہیں قاسمؑ و اکبرؑ حسینؑ تنہا ہیں
شہید ہو گیا لشکر حسینؑ تنہا ہیں
سنی حسینؑ سے ھل من کی یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں
اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار ازن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطرؑ حسینؑ تنہا ہیں
وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسینؑ
کہاں ہو غازی دلاورؑ حسینؑ تنہا ہیں
وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آیئے حیدرؑ حسینؑ تنہا ہیں
شہید زینبِ دلگیرؑ کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسینؑ تنہا ہیں
لگا تھا تیر گلے میں نقیؔ جو اصغرؑ کے
شہید ہوگئے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

منقبت

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں
ہوگیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں
مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبیؐ کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں
کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں
خم کے میداں میں بنے مولا علیؑ ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں
سن کے اعلان ِ نبیؐ لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں
سامنے دنیا کے حیدرؑ کو بنایا مولا
ہوگیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں
آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں
سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبیؐ کا بھاء
ہوگئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں
مولاؑ بنتے ہوئے حیدرؑ کو جو دیکھا ہے نقیؔ
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں

منقبت امام حسینؑ

کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی
میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی
حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی
بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی
روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی
تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی
ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی
جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی
مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی
راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقی
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ
خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ
سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرا فاطمہؑ
نام سرورؐ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہؑ
کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ
بخشوائے گا نقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

منقبت امام محمد باقرؑ

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ
ان کو بھیجا ہے مصطفیٰ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ
صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ
قلب میں شہہؑ کے اور حسنؑ کے نقیؔ
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

منقبت امام علی نقیؑ

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ
ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ
میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ
کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ
یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ
مومن ہیں جتنے بھی نقیؔ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

منقبت

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائیگا تُو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور
مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور
گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور
جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور
ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور

منقبت

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی
اندھیری زندگی ہو جائیگی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چارسو نہ رہی
علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی
ملک یہ کہنے لگے آ کے جشن ِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی
ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند نقی
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ
تمھیں سب دیکھ کر بولے تھے جتنے فوج میں اُنکے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ
کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ
نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آ کر علی اصغرؑ
نقی جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

منقبت بی بی ام البنینؑ

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ
حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ
آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہر فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنینؑ
دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ
پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ
حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ
آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ
آپ کی مدحت نقی کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوں کہاں ام البنینؑ

سلام بی بی زینبؑ

ہوئی جہاں کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے
اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے
جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے
ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے
خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے
علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقی نقوی
یزید خوف میں ہے کرکے بات زینبؑ سے

منقبت

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ
رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ
مِرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ
جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ
رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ
نقی مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

منقبت عونؑ و محمدؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت
جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آ کر بہت
جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت
جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت
آ گئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے یہ سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت
دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت
نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت
دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت
اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کیئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت
زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت
کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت
دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت
یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت
جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت
کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت
جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت
اتنے حملے ہیں کیئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت
اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل نقیؔ میدان کے اندر بہت

منقبت امام علیؑ

یوں منافق کو بیقراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے
ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے
جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے
بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے
چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے
ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے
ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقیؔ
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

منقبت امام علیؑ

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے
جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے
آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے
گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے
آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ نقیؔ
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے

منقبت بی بی خدیجہؑ

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ
جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ
نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ
تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ
ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ
ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ
جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ
محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقیؔ کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ

منقبت

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں
ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں
جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں
بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقیؔ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

منقبت

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا
فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا
پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا
روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا
بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا
قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا
باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے نقیؔ
ذولفقار ِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

منقبت

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید
دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید
جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید
خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیاؑ کی عید
زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید
سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید
عابدؑ کو قاتلانِ شہہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہو کے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید
مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقیؔ
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید

منقبت مولا علیؑ

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ
ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ
تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ
ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ
عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ
مشکل میں ہے نقیؔ بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ
اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ
ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ
بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ
رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ
زہراؑ کی عظمتوں کا نقی کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

منقبت امام علیؑ

سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدرؑ
ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدرؑ
پہچان ہوگئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدرؑ
ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کررہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدرؑ
اللہ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سوبار ذکرِ حیدرؑ
جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدرؑ
کاٹی زبانِ میثمؒ سب دشمنوں نے مل کر
پاکر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدرؑ
ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقی ہے گفتار ذکرِ حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

مدح کیسے کروں تری زہراؑ
مدح خواں ہیں ترے نبیؐ زہراؑ
تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ
تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ
تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ
ظلم تجھ پر کیئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ
آئی دربار سے یوں لُٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ
یہ خدا کا نقی پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ

سلام حضرت حرؑ

شام کی فوج کو جو صبح ہے چھوڑا حرؑ نے
پایا شبیرؑ کے لشکر میں سویرا حرؑ نے
عزتیں پائی ہیں شبیرؑ کے در سے اتنی
فاطمہ زہراؑ کا رومال بھی پایا حرؑ نے
سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرؑ نے
دیکھ کر حرؑ کو ہوئی ہے انبیاؑ عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرؑ نے
فاطمہ زہراؑ کا رومال ملا حرؑ کو نقی
رتبہ یوں پایا ہے سلمانؓ سے اونچا حرؑ نے

منقبت بی بی زینبؑ

ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے
کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے
سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے
ہر ایک چیز کو خاموش کردیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے
کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے
ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پا لیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے
یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسینؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے
یزید موت تِری ہوگئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے
بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے
نقی کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تونے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

منقبت امام محمد تقیؑ

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ
باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ
فاطمہ زہراؑ مجھے آ کہ دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ
جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ
لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک نقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تقیؑ

سلام بی بی فاطمہؑ

اسوۂ زہراؑ سے جس کو آگہی ہو جائیگی
شخصیت وہ اس جہاں میں خودسخی ہو جائیگی
حبِّ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی
حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی
نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی
بضعۃٌ منّی محمدؐ نے کہا ہے سن لے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی
لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی
آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیرالنساؑ
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی
مصطفیٰؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی
شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئیں گی زہراؑ، پھر فضا بھی جنّتی ہو جائیگی
مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقیؔ ہو جائیگی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

ہے خاندان میں اصغر ربابؑ کا بیٹا
صغیر ہو گیا اکبر ربابؑ کا بیٹا
وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کہ لبوں پر ربابؑ کا بیٹا
سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدرؑ، ربابؑ کا بیٹا
میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر ربابؑ کا بیٹا

مِلیں ہیں نعمتیں زہراؑ کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر ربابؑ کا بیٹا
گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسینؑ کی سن کر ربابؑ کا بیٹا
وہ حرملا گیا جاں سے جو دیکھا شہہؑ کو نقی
یہ لپکے آگئے سروَرؑ، ربابؑ کا بیٹا

سلام

کربلا ہے جو شان و شوکت سے
صرف زینبؑ تمھاری محنت سے
نامِ حیدرؑ زباں پہ لے آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے
یا علیؑ کہہ دیا ہے مشکل میں
مل گئی ہے نجات آفت سے
شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰؑ کی عدالت سے
لہجہ حیدرؑ کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے
صرف دنیا میں آپؐ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے
گھر پہ پرچم لگا ہے غازیؑ کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے
ہوگئے گونگے سب سپاہ نقی
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے

منقبت امام علیؑ

مدحتِ شیرِ خداؑ سے جو بھی غافل ہوگیا
اس کا جینا اس کا مرنا سب ہی مشکل ہوگیا
روشنی لیتا ہے روزانہ انھیؑ سے مانگ کر
مرتضیٰؑ کے در کا تو سورج بھی سائل ہوگیا
ہاتھ حیدرؑ کا اٹھا کر خم میں یہ بولے رسولؐ
شکر ہے اللہ کا یہ دین کامل ہوگیا
کرتے کرتے یوں لگا ہے مدحتِ شیرِ خداؑ
سارے نبیوںؑ کی صفوں میں میں بھی شامل ہوگیا
مجتبیٰؑ کے بابا کی نفرت میں تو اے شیخِ بد
جتنا دنیا میں پڑھا ہے اتنا جاہل ہوگیا
منہ بنایا ایک دن جس نے علیؑ کے ذکر پر
روزِ آخر تک برا اس کا شمائل ہوگیا
ہوگیا ہے کنبہ احمدؐ میں شامل آج سے
حضرتِ سلمانؑ تُو تو اتنا فاضل ہوگیا

کمپوزنگ:اظہر حسین 03332226383

کررہے ہیں رشک اصحابِ علیؑ یہ دیکھ کر
مرتبہ جو حضرتِ فضہؑ کو حاصل ہوگیا
کیا بنے گا روزِ محشر اس مقصر کا بھلا
کہہ رہا ہے ماتمِ زنجیر باطل ہوگیا
شمریت سے دور رہیئے، حرّیت پر آیئے
جو صحابی تھا علیؑ کا وہ بھی قاتل ہوگیا
ہاں نقیؔ بہلولؒ شیرِ کبریاؑ کے عشق میں
جتنا دیوانہ ہوا ہے اتنا عاقل ہوگیا

منقبت امام حسنؑ

مدحِ شبّرؑ جو کسی شخص کو کرتے دیکھا
میں نے اس شخص کو ہر بار ابھرتے دیکھا
ہر گھڑی کرتے رہے آپؑ کی عزت شبیرؑ
بس لبِ شہہؑ سے امام آپ کو کہتے دیکھا
وہ یہی کہنے لگا آگئے لڑنے حیدرؑ
جس نے میدان میں جب آپ کو لڑتے دیکھا
ایسی مادر تو فقط ان ہی کی مادر ہونگی
جن کی عظمت میں محمدؐ کو بھی اٹھتے دیکھا
ہوتی ہے آلِ نبیؐ کی ثنا جس گلشن میں
ہم نے اس باغ کو ہر وقت ہی کھلتے دیکھا
حسنِ مجتبیٰؑ کیا شان ہے سبحان اللہ
آپؑ کے سامنے شبیرؑ کو جھکتے دیکھا
مدحِ حیدرؑ سے جنھیں ہونے لگی ہے الجھن
ہم نے ان مردوں کو نامرد ہے بنتے دیکھا
لکھّی ہے تیغِ قلم سے جو حسنؑ نے تحریر
پورے ہی شام کو اک مولاؑ سے ڈرتے دیکھا
نام حیدرؑ نے نہیں رکھّا تمھارا شبرؑ
حکمِ خالق سے ترا نام اترتے دیکھا
جب پیمبرؐ پہ مصیبت کی گھڑی آتی ہے
درِ زہراؑ پہ ہی میں نے انھیںؑ آتے دیکھا
میں سمجھ جاتا ہوں دنیا کے چلاتے ہیں نظام
میں نے کاندھوں پہ محمدؐ کے جو پھرتے دیکھا
مدحتِ آلِ نبیؐ جن سے نہیں ہوتی انھیں
دشمنِ آلِ نبیؐ کی ثنا کرتے دیکھا
کُل جہانوں میں کہا جاتا ہے ان کو شبرؑ
جن کے شاگرد کو عباسؑ ہے بنتے دیکھا
اے حسنؑ ابنِ علیؑ دہر میں جب آپ آئے
سورہ کوثر کا تھا قرآن نے آتے دیکھا
لگتا ہے ایسے کہ کی آلِ محمدؐ کی ثنا
جس گھڑی جب بھی ہے قرآن کو پڑھتے دیکھا

کمپوزنگ:اظہارحسین 03332226383

کرتے ہیں ظلم و ستم سارے مسلماں ان پر
جن کی تعریف میں قرآن اترتے دیکھا
بغض میں آلِ محمدؐ کے گھرانے سے فقط
ان مسلمانوں کی تعداد کو بڑھتے دیکھا
جگرِ احمدِ مرسلؐ کے جگر کے ٹکڑے
فاطمہ زہراؑ کا گھر پھر سے اجڑتے دیکھا
رونے شبیرؑ لگے کرب و بلا میں اس دم
بھائی شبرؑ کا وہ تعویز جو پڑھتے دیکھا
ابنِ زہراؑ کے جنازے پہ لگے تیر بہت
ثانیء زہراؑ کو کیا ظلم ہے سہتے دیکھا
آگئے تھام کے دل مصطفیٰؐ، زہراؑ و علیؑ
منہ سے شبرؑ کے کلیجہ جو نکلتے دیکھا
دیکھے جب آقاؑ کے سینے کے جگر کے ٹکڑے
غازی عباسؑ کو دروازے پہ روتے دیکھا
مصطفیٰؐ! فاطمہ زہراؑ و علیؑ و شبیرؑ
چار معصوموں نے شبرؑ کو تڑپتے دیکھا
شہہؑ کو یاد آگئے بھیّاؑ کے جگر کے ٹکڑے
لاشِ قاسمؑ کو جو ٹاپوں سے بکھرتے دیکھا
لگا رہتا ہے نقی ہر گھڑی یاں دستر خواں
سارے عالم کو اسی در پہ ہی پلتے دیکھا

منقبت امام حسنؑ

کیا بیاں اس سے بھلا بڑھ کے ہو توقیرِ حسنؑ
آپ کے سامنے جھکتے رہے شبیرؑ حسنؑ
نوک سے خامے کی سرتن سے جدا کرتے رہے
یوں قلم کو بھی کیا آپ نے شمشیرِ حسنؑ
حلقہء دین کو امت نہ کبھی توڑ سکی
اتنی مضبوط رہی آپکی تدبیر حسنؑ
صلح نامہ پہ لکھیں شرط اٹھا کر خامہ
بن گئی تیغ عدو کو یہی تحریر حسنؑ
آپ کے بن تو ہے تاریکی ہی اسلام میں بس
دینِ اسلام کی ہیں آپ ہی تنویر حسنؑ
جب بھی آتی ہیں مجھے آپ کی یادیں مولاؑ
میں چلا جاتا ہوں سوئے درِ شبیرؑ حسنؑ
سیرت و شکل و عبادت میں، جلالت میں نقی
ہو بہو احمدِ مرسلؐ کی ہیں تصویر حسنؑ

منقبت امام حسنؑ

کوثر کی آیتوں میں ولادت حسنؑ کی ہے
کتنی نبیؐ سے ملتی شباہت حسنؑ کی ہے
دوشِ نبیؐ سواری ہی حضرت حسنؑ کی ہے
یہ مدحتِ نبیؐ ہے کہ مدحت حسنؑ کی ہے

مولا حسینؑ نے جو بڑھائی ہے ایک رات
شبیرؑ کی نہیں ہے وہ مہلت حسنؑ کی ہے

دنیا میں آتے ہی کیا سجدہ امامؑ نے
ظاہر ہے صاف ایسی عبادت حسنؑ کی ہے

جنگِ جمل میں کر دیا لاکھوں کا خاتمہ
بالکل علیؑ کی مثل شجاعت حسنؑ کی ہے

بولی زباں خدا کی ولادت پہ آپؑ کی
جو صورتِ رسولؐ ہے صورت حسنؑ کی ہے

وحیِ الٰہی کرتی ہے شبرؑ سے گفتگو
کتنی بلند دیکھئے عظمت حسنؑ کی ہے

شبرؑ سے جنگ سیکھی ہے حیدرؑ کے شیر نے
یعنی لبِ فرات بھی ہیبت حسنؑ کی ہے

ہرگز جدا حسنؑ سے نہیں جنگِ کربلا
شبیرؑ کی رضا میں اجازت حسنؑ کی ہے

انؑ ہی کی خاطر آتے تھے در پر رسولؐ خود
نظروں میں مصطفیٰؐ کی یہ عزت حسنؑ کی ہے

باباؑ کے اک عدو کو ہے عورت بنا دیا
ہر خلق پر خدا کے حکومت حسنؑ کی ہے

بس آخری پیمبرِ معبودؐ کے سوا
اعلیٰ نبوّتوں سے امامت حسنؑ کی ہے

شبیرؑ بار بار بھتیجے سے کہتے تھے
قاسمؑ تو میری جان علامت حسنؑ کی ہے

بانٹا ہے رزق جس نے امیر و غریب کو
مشہور دو جہاں میں سخاوت حسنؑ کی ہے

سن کر فقیرِ شام اچانک مچل گیا
مولا علیؑ کے بعد خلافت حسنؑ کی ہے

امّت کو سنّتِ نبویؐ میں کیا ہے قید
کس نے کہا یہ صلح ہے حکمت حسنؑ کی ہے

تفسیرِ کوثر اتری ہے کوثر کے گھر میں آج
زہراؑ خوشی سے بولیں ولادت حسنؑ کی ہے

بس جو ارادہ کرلیا وہ ہوگیا وہیں
یعنی کہ لفظِ کُن پہ حکومت حسنؑ کی ہے

استاد ہیں جریؑ کے ہیں شبیرؑ کے امامؑ
معلوم بس خدا کو فضیلت حسنؑ کی ہے

بیمار ہوگیا ہے یہ پڑھ کر حقیرِ شام
ایسی بھی کیا وہ خط پہ عبارت حسنؑ کی ہے

صفین میں جہاد کیا مثلِ مرتضیٰؑ
عباسِ باوفاؑ پہ مہارت حسنؑ کی ہے

انؑ کے پسینے سے ہی بنائے گئے ہیں وہ
لوح و قلم تو اصل میں فطرت حسنؑ کی ہے

ہر دم انھیں کو رکھتے ہیں ساتھ اپنے مصطفیؐ
ہر کام میں نبیؐ کے شراکت حسنؑ کی ہے

کی جس کی کربلا میں تلاوت حسینؑ نے
قاسمؑ تمھارے بازو پہ سورت حسنؑ کی ہے

صمصام کو جو اونٹ حسنؑ دے رہے ہیں اب
اعلان ہو رہا ہے امامت حسنؑ کی ہے

حیدرؑ نے یاں غدیر سجائی نئی ہے آج
واجب یہیں سے سب پہ ولایت حسنؑ کی ہے

ملتا ہے رزق انؑ کے ہی صدقے سے آج تک
دونوں جہاں کو یوں بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

تلوار کا جو کام تھا خامے سے کردیا
ممنون چودہ صدیوں سے امّت حسنؑ کی ہے

ساری نبیؐ کی عظمتیں انؑ میں ہی پائی ہیں
یوں مصطفیؐ کے ساتھ محبت حسنؑ کی ہے

اصغرؑ نے مسکرا کے یہ میدان میں کہا
بے تیغ آ گیا ہوں کہ سیرت حسنؑ کی ہے

قاسمؑ کو لڑتے دیکھ کے کہنے لگے رسولؐ
سرورؑ کے ساتھ آج بھی نصرت حسنؑ کی ہے

لکھتے ہیں نعت دادا سو پوتا بھی لکھتا ہے
عمرانؑ کی جو ہے وہی قدرت حسنؑ کی ہے

رکعت میں پہلی سورہ کوثر کی شکل میں
یہ دیکھئے نماز میں مدحت حسنؑ کی ہے

بیعت نہ مانگی اس لئے زینبؑ سے شام میں
لہجہ نقیؔ خدا کا ہے، ہیبت حسنؑ کی ہے

منقبت امام حسنؑ

ظلم پر وار ہے حسنؑ کا قلم
تیغِ قہّار ہے حسنؑ کا قلم

کر لیا کام ذولفقار کا خود
کفر کو خار ہے حسنؑ کا قلم

مولا مشکل کشاؑ کی مدحت میں
لکھتا اشعار ہے حسنؑ کا قلم

لائیں گے مہدیؑ اپنے ساتھ اسے
اب بھی بیدار ہے حسنؑ کا قلم

ایک تلوار ذولفقارِ علیؑ
ایک تلوار ہے حسنؑ کا قلم

آئے گا تم کو کربلا میں نظر
ایک ہتھیار ہے حسنؑ کا قلم

حاکمِ شام کا اڑا دیا سر
تیغ کی دھار ہے حسنؑ کا قلم

حق و باطل کے بیچ میں اے نقیؔ
ایک دیوار ہے حسنؑ کا قلم

کمپوزنگ: اظہر حسین 03332226383

منقبت امام حسینؑ

کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی
میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی
حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی
بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی
روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی
تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی
ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی
جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی
مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی
راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقی
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

منقبت بی بی فاطمہؑ

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ
خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ
سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ
نام سرورؐ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہؑ
کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ
بخشوائے گا نقی کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

منقبت امام محمد باقرؑ

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ
بھیجا ہے آپ کو نبیؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ
صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ
قلب میں شبہؑ کے اور حسنؑ کے نقی
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

منقبت امام علی نقیؑ

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ
ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ
میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ
کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ
یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ
مومن ہیں جتنے بھی نقی دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

رباعی

اک گلِ پنجتنؑ کی آمد ہے
سیدہؑ کے چمن کی آمد ہے
کرکے دیدار ابن ِ حیدرؑ کا
حُسن بولا حسنؑ کی آمد ہے

منقبت امام علیؑ

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائیگا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور
مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور
گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہئے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور
جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور
ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقی
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیؐ سے دور

منقبت امام علیؑ

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی
اندھیری زندگی ہو جائیگی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چارسُو نہ رہی
علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی
ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی
ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند نقی
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آ کر علی اصغرؑ

نقی جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

منقبت بی بی ام البنینؑ

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ
حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ
آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنینؑ
دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ
پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آ کر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ
حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ
آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ
آپ کی مدحت نقی کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوُں کہاں ام البنینؑ

سلام بی بی زینبؑ

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے
اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے
جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے
ہوا ہے لاکھوں کے مجمع میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے
خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے
علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقیؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کرکے بات زینبؑ سے

منقبت

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ
رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ
مِرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ
جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ
نقیؔ مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

منقبت عونؑ و محمدؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت
جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آ کر بہت
جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت
جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت
آ گئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت
دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت
نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئیے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل نقی میدان کے اندر بہت

منقبت

یوں منافق کو بیقراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آ گئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آ جائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقی
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

کمپوزنگ: اظہار حسین 03332226383

منقبت مولا علیؑ

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے
جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے
آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے
گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے
آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ نقی
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے

منقبت بی بی خدیجہؑ

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ
جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ
نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ
تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ
ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ
ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ
جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ
محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقی کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ

منقبت

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں
ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں
جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں
بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقی
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

منقبت امامِ زمانہؑ

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا
اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا
فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا
پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا
روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا
بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا
قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا
باغِ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے نقی
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

منقبت عیدِ شجاع

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید
دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید
جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید
خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیاؑ کی عید
زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید
سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زمانؑ کی عید
عابدؑ کو قاتلانِ شہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہو کے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید
مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقی
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید

منقبت

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ
ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ
تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ
عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ
مشکل میں ہے نقی بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ
اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ
ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ
بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ
رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ
زہراؑ کی عظمتوں کا نقی کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

مدح کیسے کروں تِری زہراؑ
مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہراؑ
تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ
تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ
تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ
ظلم تجھ پر کیے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ
مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ
آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ
یہ خدا کا نقی پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ

منقبت امام محمد تقیؑ

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ
باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ
فاطمہ زہراؑ مجھے آ کے دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ
جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ
لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک نقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تقیؑ

سلام

عظمتِ شیرِ خداؑ جب ملی قرآن سے ہے
دشمنی یعنی تِری مولوی قرآن سے ہے
اپنی اولاد کو اپنے تو نبیؐ بھی روئے
فرشِ مجلس کا، یہ ماتم، سبھی قرآن سے ہے
ایک اک صفحہ پہ اشعار ملیں گے تم کو
خود سے ہم کرتے نہیں، شاعری قرآن سے ہے
یا الٰہی یہ مسلمان بھی ہیں کتنے عجیب
پڑھتے قرآن ہیں اور دشمنی قرآن سے ہے
ہر گھڑی ساتھ رہے اس کے ہی، سوتے اٹھتے
ابوطالبؑ کی عجب دوستی قرآن سے ہے
ایک اک سورہ کا آغاز ہوا حیدرؑ سے
دیکھ یہ بات بھی ثابت ہوئی قرآن سے ہے
جن کا راز آج تلک سب سے چھپا رہتا تھا
اصلیت ایسوں کی بھی کھل گئی قرآن سے ہے
باتیں کچھ کرتے ہیں آپس میں حسنؑ اور حسینؑ
گفتگو دیکھئے قرآن کی قرآن سے ہے
ہم بھی یہ ایک سوال اپنا ہی خود سے پوچھیں
پڑھتے تو ہیں، یہ شناسائی بھی قرآن سے ہے؟
ہیں محمدؐ سے حسینؑ اور محمدؐ انؑ سے
اس پہ حیرت ہے کیا، قرآن ہی قرآن سے ہے
گئے نیزے پہ، تو نیزے سے تلاوت کی ہے
کتنی شبیرؑ کی وابستگی قرآن سے ہے
اس میں موجود ہوا کرتے ہیں پہلے سے خیال
نفع یوں بھی شعرا کو نقیؔ قرآن سے ہے

سلام

ذکرِ حیدرؑ میں ہی گزرے مہ و سال، اچھا ہے
اپنی ہر خوشیوں سے مولاؑ کا ملال اچھا ہے
دہر کے کاموں میں مصروف ہے، پھر ہے بیکار
مدحِ حیدرؑ میں ہے گر تیرا خیال، اچھا ہے

اس برس بھی نہ ہوا ہے مِرے قائمؑ کا ظہور
جانے کس نے یہ کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے
شعر اک مدحِ علیؑ میں کہو، جنت پاؤ
کام اچھا ہے یہ اس کا کہ مآل اچھا ہے
الفتِ شیرِ خداؑ ابنِ ابی طالبؑ میں
گر برا بھی ہے ترا حال تو حال اچھا ہے
واسطہ ذکرِ علیؑ سے نہیں ان کا کوئی
مجلسوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ مال اچھا ہے؟
مدحِ اغیار تو بھولے سے بھی مت کریو نقی
مدحِ حیدرؑ ہی کرو یہ ہی خصال اچھا ہے

سلام

کہہ رہے ہیں ہوکے خوش زہرا و حیدرؑ آ گئے
آج کے دن دہر میں ابن ِ پیمبرؐ آ گئے
ہوگیا پیغمبرِ معبودؐ کو بیٹا عطا
سورہء کوثر کی یہ تفسیر بن کر آ گئے
جنگ میں صفین کی مولا حسنؑ آئے تھے جب
سب یہی کہنے لگے لڑنے کو حیدرؑ آ گئے
بھر گئے ہیں عدل اور انصاف سے دونوں جہاں
آج تو اللہ کی دنیا میں شبرؑ آ گئے
اب چلائیں گے خدا کے دہر کے سارے نظام
شبرؑ و شبیرؑ دوشِ مصطفیؐ پر آ گئے
پندرہ ہے آج ہو مدحِ کریمِ اہلبیتؑ
منقبت لکھ کر حسنؑ کی سب سخن ور آ گئے
کربلا کی جنگ میں مولا حسنؑ جو ہیں نہیں
صورتِ شبرؑ میں قاسمؑ بن کے یاور آ گئے
آپ نے بے تیغ کی ہے جنگ حضرت مجتبیٰؑ
کربلا میں بھی بغیرِ تیغ اصغرؑ آ گئے
حکمِ خالق سے اٹھے گا سر رسولؐ اللہ کا
پشت پر دورانِ سجدہ اب جو شبرؑ آ گئے
اب نقی جانے خدا یا پھر فقط جانیں حسنؑ
نام دستر خوان انؑ کے ہم بچھا کر آ گئے

سلام

کس طرح دنیا سمجھ پائے ترا رتبہ علیؑ
آج تک سلمانؓ ہی اس پہ نہ کھل پایا علیؑ
چیر ڈالا کلّہء اژدر کو جو جھولے میں ہی
آپ کی مادرؑ نے رکھا نام حیدرؑ یا علیؑ
اک پیمبرؐ سے ملایا تھا سرِ معراج جو
ہاتھ تھا اللہ کا یا ہاتھ تھا تیرا علیؑ

شیخ جی اک جنگِ خیبر کا نظارہ دیکھئے
کررہے ہیں ورد پیغمبرؐ خدا کے، یا علیؑ
سب ملائک کررہے ہیں آپؑ کو آکر سلام
جان دے دی اپنی پر چھوڑا نہیں سجدہ علیؑ
کھانا پانی کون دیگا، آپ رخصت ہوگئے
ہے یتیم اب ہوگیا کوفے کا ہر بچہ علیؑ
زہر جیسا مصطفیؐ کو ویسا شبرؑ کو دیا
اور کٹا سر جیسا تیرا شہہؑ کا بھی ویسا علیؑ
اختیاراتِ خدا ہیں اور صفاتِ کبریا
کیسے کہدوں میں نقی اک ہم سا ہے بندہ علیؑ

سلام

آپ نے گھر ایسا پایا فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
تھا جو عصمت کا ٹھکانہ فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
باپ، دادا، بیٹا، شوہر اور چچا سب ہیں امامؑ
پاگئیں کیسا گھرانا فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
تھم گئی گرتی ہوئی دیوار، جس دم آپؑ نے
اک اشارہ ہی کیا تھا فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
اک علیؑ کی ہیں وہ زوجہ فاطمہؑ بنتِ رسولؐ
اک علیؑ کی آپ زوجہ فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
شام کے زندان میں تھیں آپؑ بھی قیدی رہیں
منظرِ مقتل بھی دیکھا فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
آئے جو قاسمؑ کے ٹکڑے فخر کرنے لگ گئیں
آپ اور ماں امِّ فروہؑ فاطمہؑ بنتِ حسنؑ
آپؑ کی مدحت کرے خود سے نقی کی کیا مجال
ہے لبِ معصومؑ پر یا فاطمہؑ بنتِ حسنؑ

مسدس

تاریخ میں امام تقیؑ کا ہے واقعہ
مامون کو دکھایا امامت کا معجزہ
بعد از شکار پلٹا جو حاکم کا قافلہ
مولا تقیؑ سے ہوگیا پھر اس کا رابطہ
حاکم تو آیا رعب میں جب دیکھا یہ کمال
مولا سے آگے بڑھ کے کیا اس نے اک سوال

مٹھی میں اپنے بند کیا اس نے وہ شکار
بولا تقیؑ سے مجھ کو بتائیں یہ ذی وقار
ہاتھوں میں میرے کیا ہے ذرا کردیں آشکار
سن کر یہ مسکرانے لگا دیں کا تاجدار
فرمایا میری بات کو سن اور یہ مان لے
ہم وارثِ رسولؐ ہیں بس اتنا جان لے

ہے شوق بادشاہوں کا دنیا پہ آشکار
دریا پہ جاکے کرتے ہیں مچھلی کا وہ شکار
پھر اس سے پوچھیں جو کہ ہے خالق کا رازدار
مچھلی کی اصل تو جو کہے کردوں آشکار
حاکم نے اس گھڑی کیا حیرت سے یہ کلام
ہیں آپ کون، بولے میں ہوں وقت کا امام

وہ طفل تھی امامؑ کی وہ علم کی تھی شان
حاکم کے دل میں دیکھ کے یہ آگیا گمان
اس لعل کا سجا ہے اماموں سے خاندان
حاکم نے سوچا کیوں نہ میں لوں اس کا امتحان
دربار میں بلا لئے مفتی بڑے بڑے
اس سمت نو برس کے امامِ تقیؑ مِرے

حاکم نے مفتی سے کہا مشکل سا کر سوال
اور اس سوال سے تو انھیں مشکلوں میں ڈال
ایسا سوال کردے کہ ہوجائیں یہ نڈھال
کردے عیاں تو قصر میں جو اپنا ہے کمال
مفتی نے یہ سوال کیا انؑ سے سوچ کر
کرلیں شکار حالتِ احرام میں اگر

مفتی نے اک سوال فقط مولاؑ سے کیا
کیسے نہ دیں جواب یہ، جن کو چُنے خدا
بولے تقیؑ، سوال ہے تو نے غلط کیا
بولے طریقہ یہ نہیں بالکل، سوال کا
حیران ہوکے یحیٰی نے اس دم کیا کلام
کیا ہے غلط بتایئے مجھ کو بھی یا امامؑ

بولے تقیؑ، سوال تِرا کیسے پورا ہے
بولے تقیؑ، سوال تمھارا ادھورا ہے
واضع نہیں، شکار ہمیں کس کا کرنا ہے
انسان کا، پرندے کا یا جانور کا ہے
درباری دیکھ کے سبھی حیران ہیں تقیؑ
کہنے لگے کہ بولتا قرآن ہیں تقیؑ

کمپوزنگ:اظہار حسین 03332226383